فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۰۲
خطبہ نمبر ۱۴

الفضل

روزنامہ
ربوہ
یوم جمعہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۹۰	۲۶ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

85

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۵ اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ابھی ٹائیفائڈ کے ٹیکہ کا اثر ہے ۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

• ربوہ ۲۵ اپریل ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے ۔ اجباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

خطبہ جمعہ ۱۴

اللہ تعالےٰ کے راستہ کی طرف دعوت دینے کا قرآنی طریق اور اس کے مختلف پہلو

پیغامِ حق پہنچانے کے لئے تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے ۔ قولِ احسن، عملِ صالح، روح کی پکار

اس راہ میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو زبان سے ہی دعوت نہیں دیتے بلکہ عملی نمونہ سے بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں اور ان کی روح آستانۂ الٰہی پر پڑی ہوئی ہوتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء ۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ ۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی ۔

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۵۴)

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (النحل آیت ۱۲۶)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۔ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

(حٰم سجدہ آیات ۳۴ تا ۳۶)

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۔

(المومنون آیات ۹۷ ۔ ۹۸ ۔ ۹۹)

اس کے بعد فرمایا :-

اللہ تعالےٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا ۔ اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور

ایک مومن کا فرض

قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو ۔ صرف

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

قولِ سدید ہی کا پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا ہو اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دے گا

يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ

انسان کی زبان کا اعمال صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے اس لئے انسان کی زبان کو، اس کے قول کو، اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے اور اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہرو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی

اصولی تعلیم کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے ؎

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا — جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے — ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا — سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے عضوِ نہانی ہے دوسرا — یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

غرض جہاں تک عام بول چال کا تعلق ہے، اظہار کا تعلق ہے، جب دو انسانوں کے درمیان واسطہ پیدا ہوتا ہے، ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں ایک دوسرے کے افسر یا ماتحت ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی نگرانی میں ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے راعی اور رعیت بنتے ہیں، سب کے لئے خواہ وہ دنیوی لحاظ سے اور انتظامی لحاظ سے بالا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ دنیوی لحاظ سے بالا مقام نہ رکھتے ہوں، ماتحتی کا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ سکھانے والے ہوں یا سیکھنے والے ہوں، اثر انداز ہونے والے ہوں یا اثر کو قبول کرنے والے ہوں

ہر ایک کے لئے یہ حکم

دیا ہے کہ

يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

جو سب سے اچھی بات ہے، جو سب سے اچھے طریقہ پر بات ہو، اس کی پابندی کرو۔ ورنہ تم شیطان کے لئے رخنوں کو کھولتے ہو۔

زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا ہے (اور "زبان" کے اندر "قول" کے اندر ہر قسم کا اظہار ہے) کہ تمام بنی نوع انسان کو

اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف دعوت

دی جاتی ہے۔ اس لئے آج جن کو میں مخاطب کرنا چاہتا ہوں وہ صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک صداقت کو صداقت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ آپ اس یقین پر قائم ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے لئے قرآنی ہدایت کی ان راہوں کی نشان دہی کی ہے جو

قرب الٰہی تک پہنچانے والی

ہیں اور آپ کے دل میں یہ درد پیدا ہوتا ہے کہ جس صداقت کو، جس روشنی کو، جس نور کو، جس جنت کو، جس نعمت کو آپ نے پایا ہے آپ کے دوسرے بھائی بھی اسے پائیں اور اسے سمجھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وہ بھی وارث ہوں۔ اس کے لئے آپ کو اظہار کرنا پڑتا ہے۔ زبان سے بھی، اشاروں سے بھی، بعض دفعہ خاموشی سے بھی اور تحریر سے بھی اور عمل سے بھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے دل میں ایک

زبردست خواہش

پیدا ہوگی کہ وہ جنہوں نے اسلام کی صداقت کو قبول نہیں کیا اور اس کی حقانیت کو نہیں سمجھا اور اس کی روح کو حاصل نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے وہ محروم ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیوض سے وہ ناواقف ہیں۔ یہ لوگ بھی ان تمام باتوں کو سمجھیں اور پہچانیں اور اس دنیا اور اس زندگی کی بہبود کا اور کامیابی اور فلاح کا سامان پیدا کریں ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے رب کے راستہ کی طرف ان لوگوں کو ضرور بلاؤ لیکن یاد رکھو کہ یہ دعوت (اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ)

حکمت اور موعظہ حسنہ

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

حکمت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ علم اور عقل کے ذریعہ حق کو درست پانا اور حقائقِ حق کے لئے علمی اور عقلی دلائل دینا (جن سے قرآن عظیم بھرا ہوا ہے) پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ علمی اور عقلی دلائل ان لوگوں کے سامنے رکھو جو اپنے رب کو پہچانتے نہیں۔ دوسرے معنی حکمت کے قرآن کریم اور اس کے مضامین اور اس کی تفسیر کے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سے

روحانی علمی اور عقلی دلائل

رکھے گئے ہیں اور وہی مضبوط تر اور بہتر دلائل ہیں۔ یعنی تم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رب کے راستہ کی طرف مخلوقِ خدا کو بلاؤ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے (اور یہ تیسرے معنی ہیں) کہ

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَ قَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ

(مفردات راغب میں ہے کہ یہاں حکم سے مراد حکمت ہے) اور آپ نے یہ فرمایا کہ خاموشی بھی بعض دفعہ حکمت میں شامل ہوتی ہے۔ لیکن کم ہیں جو اسے سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس وقت مخالفِ اسلام اپنی مخالفت میں بڑھ جاتا ہے اور امن کی فضا کو مکدر کر کے فتنہ و فساد کو پھیلانا چاہتا ہے۔ اس وقت

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کے جواب میں خاموشی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ کی طرف تم بلاؤ کیونکہ

خاموشی بھی ایک بلیغ زبان ہے

جو بسا اوقات بڑی ہی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

(عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں ۔ نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں)

حِکمت کے ایک معنی مَعْرِفَۃُ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ فِعْلُ الْخَیْرَاتِ کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق پیدا کی ہے اس کا صحیح علم حاصل کرنا اور نیکیاں بجا لانا یعنی نیک کام اور حسنِ سلوک کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ ہر ایک مخاطب سے اس کی طبیعت۔ ذہنیت اور اس کے علم اور اس کی فراست کے مطابق بات کرو ورنہ وہ سمجھ نہیں سکے گا۔ ایک عام آدمی کے سامنے اگر آپ فلسفہ کی باریک باتیں پیش کریں تو وہ آپ کا مُنہ دیکھتا رہ جائے گا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ دعوت الی الحق کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ نے اپنی ہمہ دانی کا یا فلسفی ہونے کا اظہار کرنا ہے۔

دعوت الیٰ الحق کے یہ معنی ہیں

کہ وہ جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ کی طرف آجائے اور وہ اس راستہ کو تبھی پہچان سکتا ہے جب جو بات آپ کریں وہ اس کو سمجھنے کے قابل بھی ہو۔

اور یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ صرف بات کا اس کے اوپر اثر نہیں ہوگا بلکہ جو سلوک اور جو برتاؤ تمہارا اس کے ساتھ ہوگا وہ اس پر بہت اثر انداز ہوگا۔ اس لئے بِالْحِکْمَۃِ نیک سلوک کے ساتھ تم اُسے اپنی طرف کھینچو اور اس کے ذہن اور فراست اور علم کے مطابق قرآنی دلائل اس کے سامنے رکھو تاکہ وہ نُور جو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ عظیم میں رکھا ہے اس کے دل پر اثر کرنے اور اُسے روشن کرنے والا ہو جائے۔

وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ اِس میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دُنیا میں جب بھی الٰہی سلسلے جاری کئے جاتے ہیں اس وقت ساتھ ہی ساتھ

انذار کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار اور تمام انبیاء کے حقیقتاً (معنوی لحاظ سے) باپ بھی ہیں کیونکہ ہر ایک نے آپؐ سے فیض حاصل کیا آپؐ کی کتاب سے فیض حاصل کیا جس کا ایک حصہ ان کو دیا گیا تھا، آپؐ نے دُنیا کی محبت میں، اور اس فکر میں کہ دُنیا اپنے ربّ کو پہچانتی نہیں اپنی زندگی کے تمام لمحات گزارے لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اور علیٰ اس کی وحی کے مطابق آپؐ نے دُنیا کو بہت ڈرایا بھی۔ اس سے نہیں کہ اگر تم میری خدمت نہیں کروگے تو تباہ ہو جاؤ گے بلکہ اس سے کہ اگر تم اپنے ربّ کو نہیں پہچانو گے تو اس کے غضب کا مورد ہو گے اور تباہ ہو جاؤ گے۔ غرض انبیاء علیہم السّلام جہاں دنیا کی بھلائی کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے ہر قسم کے اچھے کام کرتے ہیں وہاں ان پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ

دُنیا کو جھنجھوڑیں اور جگائیں

اور کہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہو گے تو وہ ناراض ہو جائے گا اور تمہیں اِس دنیا میں بھی اور اُس دُنیا میں بھی گھاٹے کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انذار (موعظہ کے اندر ہی انذار کا پہلو بھی آتا ہے کیونکہ موعظہ اس نصیحت کو کہتے ہیں جس میں انذار ملا ہوا ہو) تو پہنچانا ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہی منشاء ہے لیکن اچھے رنگ میں پہنچاؤ جس سے وہ اپنے ربّ کی طرف متوجہ ہوں، اس سے نفرت اور فرار کے پہلو کو اختیار نہ کریں۔ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اور وہ ایک غلط رائے پر قائم ہیں اور غلط عقائد پر وہ کھڑے ہیں اس لئے تم جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی

ہدایت پر عمل کرو

جِدال کے معنے رائے کو موڑ دینے کے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ جو اختلافات وہ تم سے رکھتے ہیں ان اختلافات کو دُور کرنے کے لئے فساد کی راہیں نہیں بلکہ امن اور صلح کی راہوں کو اختیار کرو اور اس طرح پر ان کے خیالات کے دھارے کو موڑنے کی کوشش کرو۔

جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ سُننے یا پڑھنے کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اَحْسَنُ کیا ہے۔ کیا اس اَحْسَنُ کی تلاش ہم نے خود کرنی ہے یا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہ

قول کے لحاظ سے احسن

وہ ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔ پس ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دُنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔ اور چونکہ صرف زبان کا دنیا پر اثر نہیں ہوتا جب تک عملی نمونہ ساتھ نہ ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ عَمِلَ صَالِحًا۔ پس تم پر فرض ہے کہ تم اپنے عملی نمونہ سے دُنیا پر یہ ثابت کرو کہ تم واقعہ میں خدا کے مقرّب اور اس کی طرف بلانے والے ہو تمہیں اپنا فائدہ مطلوب نہیں ہے۔ ہم

تمہاری فلاح اور تمہاری نجات

اس میں دیکھتے ہیں کہ تم اپنے ربّ کو پہچاننے لگو۔ اور اسی کی طرف ہم دعوت دیتے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ ہم واقعہ میں اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں، اپنے فائدہ کی تلاش میں نہیں ہیں، یہ ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم تمہیں کہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے لئے مالی قربانیاں دو لیکن ہم خود مالی قربانیوں میں پیچھے ہوں۔ ہم تمہیں کہیں کہ خدا کے لئے اپنے نفسوں کی قربانی دو اور خود ہمارا یہ حال ہو کہ ذرا سی بات پر ہمارے جذبات بھڑک اُٹھیں۔ نہیں، بلکہ احسن قول اس کا ہے جو اپنی زبان سے بھی اللہ کی طرف بلانے والا ہے اور اپنے افعال سے بھی اللہ کی طرف بلانے والا ہے۔ وَ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اس کی رُوح کی بھی یہی آواز ہے کہ میں مسلم

ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی مسلمان بن جاؤ۔ مَیں تم سے

کسی دُنیوی فائدہ کا طالب نہیں

مَیں نے تو اپنا سب کچھ ہی اپنے ربّ کے قدموں پر قربان کر دیا ہے۔ میری تو اپنی کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ میرا تو اپنا کوئی جذبہ باقی نہیں رہا۔ میرا تو اپنا کوئی مال باقی نہیں رہا۔ جو تمہاری نظر میں میری اولاد یا رشتہ دار ہیں ہر آن میری رُوح کی یہ آواز ہے کہ جہاں مَیں اپنے نفس کو اپنے خدا کی راہ میں قربان کروں یہ بھی اس کی راہ میں قربان ہو جائیں۔ اگر یہ تین آوازیں تم دُنیا میں بلند کروگے، زبان، عمل صالح اور رُوح کی پکار، یعنی تمہاری دعوت بھی اللہ کی طرف ہے، تمہارا عمل بھی محض اس کے لئے ہے اور تمہاری رُوح بھی اس کے آستانہ پر پڑی ہوئی ہے، تو پھر تم لوگوں کو ربّ کی طرف اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لوٹا لانے میں کامیاب ہوگے ورنہ نہیں۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اور حقیقت [redacted] یہی ہے کہ جو

نعمت اور خوشحالی

حقیقی معنی میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہاں بھی اور وہاں بھی ملتی ہے وہ اور سیئہ برابر نہیں ہوتیں۔ جو خدا کی رحمتیں ہیں جو خدا کی نعمتیں ہیں ان کے مقابلہ پر شیطان کیا پیش کر سکتا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ اس لئے (اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ) ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ اَحْسَنُ جس کا اس آیت میں اور دوسری آیات میں ذکر ہے اس کے ذریعہ تم بُرائی کا جواب دو۔

یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شر سے کُلّی طور پر پاک بھی ہو جاؤ تب بھی شیطان ایسا انتظام کرے گا کہ وہ اپنے ماننے والوں میں سے بعض کو فساد پر اُکسائے گا اور امن کی فضا کو مکدّر کرے گا۔

پس ہر وہ مسلمان احمدی جو دُنیا کے مُلک مُلک میں اس وقت پھیلا ہؤا ہے اس کو اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر فساد اور فتنہ کے حالات طاغوتی طاقتیں پیدا کرنا چاہیں تو

ہمارا تمہیں یہ حکم ہے

کہ تم ان کے پھندے میں نہ آنا بلکہ اپنے نفسوں پر قابو رکھنا اور جو اَحْسَن ہے اس کے ذریعہ اپنا دفاع کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہایت ہی بدزبان شخص مخالفِ اسلام قادیان میں آئے اور ایک سال ہمیں نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتا رہے تب بھی دُنیا یہ دیکھے گی کہ ہمیں اپنے نفس پر قابو ہے اور ہم گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دیتے اور سیئہ کے مقابلہ پر سیئہ کو پیش نہیں کرتے بلکہ سیئہ کے مقابلہ میں ہم حسنہ کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس کے بغیر تم اپنے مخالفوں کے دل جیت نہیں سکتے۔ لیکن اگر تم ہماری تعلیم کے مطابق احسن چیز کو دُنیا کے سامنے رکھوگے تو وہ جو آج تمہارے مخالف اور بدگو ہیں تمہارے دوست اور بڑے جوش کے ساتھ تمہاری دوستی کا اظہار کرنے والے بن جائیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں

انتہائی صبر کی ضرورت

ہے، انتہائی طور پر اپنے نفس کو عقل اور شرع کی پابندیوں میں جکڑنے کی ضرورت ہے۔ یہی صبر کے معنے ہیں کہ جو پابندیاں شرع لگاتی ہے وہ آدمی بشاشت سے اور خوشی سے خدا کی رضا کے لئے قبول کرے۔ اور ایسا وہی کرتے ہیں جو ذوحظِّ عظیم ہوتے ہیں یعنی جن پر اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے نہ کہ ان کے کسی عمل کی وجہ سے بہت رحمتیں نازل کرتا ہے اور جن کے متعلق صحیح معنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ روحانی طور پر ایسے ہی ہیں جیسا کہ دنیوی لحاظ سے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق دُنیا کی نگاہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ حظِّ عظیم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے پھر یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ کہ جو احسن ہے اس سے سیئہ کو دُور کرو اور اس سیئہ کے اثر سے خود کو بچاؤ اور یہ یاد رکھو کہ تمہیں تو طاقت حاصل نہیں کہ تم

روحانی میدانوں کے فتح مند سپاہی

بن سکو۔ یہ ہمارے فضل سے ہوتا ہے اور نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ جو اسلام اور صداقت اور ہدایت کے مقابلہ میں مخالف کر رہا ہے یا کہہ رہا ہے اس کو ہم بہتر جانتے ہیں اور ہم ہی اس کا علاج کر سکتے ہیں۔ ہمارے فضلوں کے بغیر تم اس فتح کو نہیں پا سکتے جو فتح تمہارے لئے مقدّر ہے۔ پس

اپنے نفسوں کے جوشوں کو دبائے رکھو

اور نفسوں کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرو کہ مَیں سب طاقتوں والا ہوں اور دعائیں کرتے رہو

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ
وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

کہ جو طاقتیں اللہ تعالےٰ کے دین کے خلاف ہوں اللہ تعالےٰ ان کو پسپا کرے اور انہیں شکست دے اور اسلام کا نام بلند ہو اور ہر بندہ اپنے ربّ کو پہچانے اور حقیقی عبد بن کر اس کے حضور جھک جائے۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو

اور خدا کرے کہ ہمیں دعاؤں کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہمارا خدا ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں پورا کرے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-
"مَیں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (روزانہ) کم سے کم دو سَو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہؤا ہے یعنی:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سَو بار۔ بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (اور زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے۔"

قرآنِ مجید سے محبّت کرو 87

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

(از مکرم سید عبد الحمید صاحب شملوی۔ دستگیر کالونی کراچی)

نوٹ :۔ یہ مضمون کراچی کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم سید عبد الحمید صاحب شملوی کی طرف سے اشاعت کے لئے موصول ہوا ہے۔ (ادارہ)

قرآن مجید کے چودہ سو سالہ جشن کی تقریبات بڑے اہتمام سے منائی گئیں۔ قرآن مجید کے اعجاز کے سلسلہ میں مختلف موضوعات زیرِ بحث لائے گئے اور کوئی شبہ نہیں کہ یوں ایک ضرورت کو پورا کرنے کی سعی مشکور بھی کی گئی۔ لیکن قرآن مجید کے اس اعجاز پر کہ "کم علم" یا ناظرہ خواں مسلمانوں کے لئے تفہیم القرآن کس طرح باعثِ برکات و فیوض ہو سکتی۔ کوئی ایسی روشنی نہیں ڈالی گئی جو باعثِ رہنمائی و تسکینِ عوام قرار پا سکتی ہے ــ مثلاً موضوع قراءت پر اس انداز سے گفتگو ہوئی کہ ایک غیر قاری (فنِ تجوید سے ناواقف مقصود ہے) یہ تاثر لینے پر مجبور سا نظر آئے تو تعجب نہیں کہ چونکہ وہ فنِ تجوید و قراءت سے واقف نہیں، اور نہ ہی اپنی بدگلوئی کے سبب قاری نہیں ہو سکتا بدیں سبب مستفیض از قرآن ہونا اس کے لئے امرِ محال ہے ؟ مہارتِ "لغتِ عربی" سے واقفیت کو تفہیمِ قرآن کا مستند ذریعہ قرار دیا جائے۔ تو ایک ناواقف صرف و نحو کے فہم و تصوّر میں یہ شبہ پیدا ہو جائے تو عجب نہیں کہ جب لغت عربی پر عبور نہیں تو تلاوتِ قرآن ہی بے سود ہے (نعوذ باللہ) لہٰذا تفہیم القرآن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا تفہیم القرآن کا استفادہ دوسروں کا حق ہے۔ کیوں تضییع اوقات کی جائے! یہ نظریہ بھی سامنے آیا کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھا جانا چاہیئے اسی وقت سمجھ میں آ سکتا ہے مگر اس پر اتفاق محال ہے، کہ کونسا ترجمہ مستند ہے ؟ جسے پڑھ کر روشنی حاصل ہو سکتی ہے۔ لہٰذا جستجو کی ایسی فکر پیدا ہوئی کہ تلاوت قرآن مجید کا مسئلہ ہی الجھاؤ میں آ گیا۔ بعض نے اس پر زور دیا قرآن کریم کے سائنسی نکات کو نہ سمجھا گیا تو کچھ بھی حاصل نہ ہو سکا۔ اب یہ سائنسی نکات کیا ہیں اور کون بتا سکتا ہے لہٰذا یہاں بھی دائرہ فہم و عمل تنگ ہو گیا ــ مختصر یہ کہ "قرآن فہمی عوام" کے سلسلہ میں ایک گہری خلش تھی کہ دُور نہ کی جا سکتی ــ اور کسی نے خوش اسلوبی کے ساتھ یہ نہ بتایا کہ قرآن کریم رہنمائی عوام کے لئے "بلا وجود" بلا امداد دیگرے کس اعجاز کا مالک ہے ؟ اور پڑھنے والے پر اس کی تفہیم کے دروازے خودبخود کس طرح کھلتے جاتے ہیں۔ کیونکہ سب سے بڑا اعجاز قرآنی تو یہ ہے کہ قرآن مجید جو رہنمائی عوام کا مدعی ہے۔ کس طرح ایک عاصی کو اپنے فیوض و برکات سے نواز سکتا ہے اور کس طرح ایک کم علم۔ غیر قاری۔ لغت عربی سے ناواقف۔ باترجمہ تلاوت کی مقدرت نہ رکھنے والا۔ ہر مسلمان خواہ کسی خطّہ کا رہنے والا ہو۔ کوئی سی زبان بولتا ہو۔ قرآنِ عربی سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے اور اس کی عقل و فہم کے گوشے تفہیم القرآن کے لئے بلا امداد دیگرے اُجاگر ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس "خود فہمی" کے لئے بھی کسی روشنی کی ضرورت لازم آتی ہے۔ جریدہ فریدہ الفضل کی اشاعت ۱۵ فروری صفحہ ۸ پر تفسیر کبیر کا ایک حصّہ مندرج ہے جس سے یہ خلش اور تشنگی دُور ہو جاتی ہے اور بآسانی سمجھ میں آ جاتا ہے کہ حقیقت فہم قرآن صرف "قرآن سے محبت و عقیدت صادق پر موقوف ہے۔ اسی محبت و عقیدت سے ادراک کی خودبخود رہنمائی ہو جاتی ہے۔ اور فہم عمومی کے گوشے روشن ہوتے جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

ــ جو شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے اس کا علم خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو اگر وہ قرآن کریم کے ساتھ موانست رکھتا ہے تو اس کا دماغ اپنی ضرورت کے مطابق قرآن کریم سے چیزیں لے لیتا ہے ..... ہر موقعہ۔ ہر ضرورت۔ ہر جذبہ اور ہر فکر کی تبدیلی پر قرآن اپنے پڑھنے والے کے لئے ایک نیا روپ بدلتا ہے اور وہ ہر شخص کے لئے نیا دروازہ کھولتا ہے جو اُسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ پس قرآن کے ساتھ محبت اور پیار کرو۔ اس کے بغیر نہ خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے۔"

یہی ان ارشاداتِ عالیہ جناب خلیفہ ثانی کا مفہوم یہ سمجھتا ہوں کہ اصل شے محبت ہے جسے موانست بھی کہتے ہیں۔ یعنی صداقتِ قرآن پہ بدرجہ عشق یقین ہو جائے تو عوام کے لئے حق الیقین بلکہ عین الیقین کا روپ خود قرآن کریم اختیار کر لیتا ہے اور ہر مومن کا قلب نورِ قرآن سے منوّر اور دماغ عرفانِ قرآن سے روشن ہو جاتا ہے۔ اس منزل میں نہ لغتِ عربی سے واقفیت، نہ فنِ تجوید کی مہارت، نہ کسی ترجمہ کی حاجت، نہ کسی سائنسی نکتہ کی واشگافی کام آتی ہے نہ کسی اور شے کی مومن خود تابع قرآن بن جاتا ہے۔ محبت اور لگن فہم کے دروازے خودبخود کھولتی جاتی ہے۔ یہاں تک حق تعالیٰ تک پہنچنے کی راہ بھی نمودار ہو جاتی ہے۔ پس اصل شے قرآن سے محبت و عقیدت ہے اور یہی صحیح اسلامی روح کہ ماسوا اللہ کسی سے تعلق نہ رہے۔ کاش تعصب اور تنگ دلی کی فضاؤں سے دُور اور آزاد ہو کر دیگر حضرات کرام اسی نظریہ کی تبلیغ فرمائیں تو قرآن سے محبت و عمل کا بے پایاں جلوہ ہر سمت نمودار ہو جائے گا۔ اور ترک قرآن کی بلطائف الحیل بدعت سیئہ ختم ہو جائے گی۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ننگِ اکابر
سید عبد الحمید شملوی۔ از دستگیر کالونی۔ کراچی

قطعات

نظر کو پھیر لے بزمِ جہاں سے
کہ ہے مقصودِ ہستی جلوۂ یار
نظر کے نُور کو ضائع نہ کر تو
نظر کے نُور کا مصرف ہے دیدار

٭

برون از حلقۂ کون و مکاں ہے
جہانِ دِل خدا جانے کہاں ہے
نہیں اس میں شب و روز و مہ و سال
جہانِ دِل ورائے دو جہاں ہے!

(سعید احمد اعجاز)

خطبہ جمعہ نماز جمعہ کا ہی حصہ ہے

آجکل یہ بات دیکھنے میں آرہی ہے کہ امام اور خطیب خطبہ جمعہ دے رہا ہے اور بعض لوگ عمداً دیر سے آتے ہیں یا خطبہ بغور نہیں سنتے۔ حالانکہ قرآنی احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سورہ جمعہ)

اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لئے بلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے کوشش کرکے جلدی پہنچو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ امر تمہارے خیر و برکت کا باعث ہے۔

جمعہ کی نماز دراصل ظہر کی نماز کی جگہ ہے۔ ظہر کی نماز کے چار فرائض ہوتے ہیں۔ لیکن جمعہ کی نماز میں خطبہ جمعہ دراصل دو فرائض کے بدلے پر مشتمل ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کی دو رکعات ہیں اور قرآنی نص نے اس کو بھی ذکر اللہ میں شامل کیا ہے۔ کیونکہ امام کا خطبہ تزکیہ نفوس۔ تقوے، اسلامی آداب اور قواعد کل اسلام پر مشتمل ہوتا ہے جس کا سننا اور اس پر عمل کرنا بہت ہی ضروری ہے اور یہ خطبہ انتہائی متانت سے سننا چاہیئے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

یعنی جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت اگر تو اپنے ساتھی کو یہ کہے کہ خاموش ہو جا تو یہ حرکت بھی تو نے لغو کی ہے۔

اس سے بڑھ کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور انذار کے فرمایا ہے

مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهُ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ

جو شخص جمعہ کے روز امام کے خطبہ دیتے وقت بولتا ہے تو اس کی مثال گدھے کی سی ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے۔ جو ایسے شخص کو کہے کہ خاموش ہو جا۔ اس کا جمعہ ہی نہیں ہوا۔

اسلام میں جمعہ کے خطبہ اور نماز کو برکات کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ مبارک ساعت تعلق باللہ کا ایک ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض احادیث میں نماز جمعہ کے لئے سب سے پہلے آنے والے کے لئے ایک نمایاں درجہ دیا گیا ہے۔ اس ارشاد میں ہر مسلمان کو رغبت اور تحریص دلائی گئی ہے کہ وہ نماز جمعہ میں بروقت آئے اور خطبہ کو بڑے اہتمام سے سنا جائے۔ کیونکہ خطبہ جمعہ نماز جمعہ کا ہی حصہ ہے

(خاکسار شیخ نور الدین منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

زعماء انصار اللہ سے ضروری گزارش

مجلس انصار اللہ کے زعماء صاحبان سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار رپورٹوں میں "تحریک وقف عارضی" کے متعلق اپنی مساعی کا ذکر ضرور کیا کریں کہ کس قدر احباب کو انہوں نے اس تحریک میں حصہ لینے کی ترغیب دی اور کتنے احباب نے اس بارہ میں وعدہ کیا۔ تحریک وقف عارضی کے طبع شدہ فارم مرکزی دفتر سے منگوا لیں۔

قائد تعلیم اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ممالک بیرون میں وقف عارضی کے واقفین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقف عارضی پاکستان سے باہر ممالک میں بھی ترقی پذیر ہے ہر ملک کے انچارج مبلغ اس تحریک کے ذمہ دار ہیں ان کی طرف سے مندرجہ ذیل خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں دوسرے مبلغین کو بھی اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے کام کی جو وقف عارضی سے تعلق رکھتا ہو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹیں بھیجنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو آمین

(ابو العطاء نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

—(۱)—

(۱) ماریشس مشن:۔ وقف عارضی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں Montague Blanche میں جلسہ کیا گیا جس میں آٹھ احباب نے اس مبارک تحریک پر لبیک کہا۔

—(۲)—

(۲) تنزانیہ مشن:۔ مکرم افتخار احمد ایاز نے دسمبر۔ جنوری میں تین ہفتے وقف عارضی میں گزارے۔ انچارج مبلغ صاحب ان کی رپورٹ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا گیا جس سے احباب میں قرآن کریم پڑھنے اور ان کا ترجمہ سیکھنے کا خاص شوق پیدا ہو گیا۔ نماز مغرب سے پہلے حدیث اور نماز کے بعد ملفوظات کا درس دیا جاتا رہا۔ نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ جمعہ کی حاضری تیس افراد تک پہنچ گئی۔ ماہانہ چندہ جات باقاعدہ ادا کرنے کی تحریک کی گئی۔ ملکی اور غیر ملکی احباب میں جذبۂ اخوت کو بیدار کیا گیا۔ زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا گیا زیر تعمیر مسجد کی نگرانی اور کام میں عملاً حصہ بھی لیتا رہا۔ دوپہر کا کھانا مسجد کی تعمیر کے مقام پر خود پکا کر کھاتا اور ایک دو مزدور جو کام پر ہوتے انہیں بھی خود پکا کر کھلاتا۔ بس کھانے کا جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے خود پکا کر کھاتا تھا ایک خاص ہی لطف تھا جو گھر کی سہولت میں میسر نہیں ہوتا۔

—(۳)—

(۳) لنڈن مشن:۔ منیر احمد صاحب ننگی نے وقف عارضی کا عرصہ بکنگھم میں گزارا وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے حضور کی اس تحریک کو اپنی ذاتی اصلاح۔ جماعتی بہتری اور تبلیغ کے لئے بڑا ہی مفید و بابرکت پایا۔ ہر کام دعا سے شروع کیا۔ نماز با جماعت پڑھوانے کا موقع ملا۔ نماز تہجد پڑھنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ قرآن کریم پڑھنے اور ترجمہ سیکھنے کے لئے تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا۔ ۷ بچے غیر از جماعت دوستوں کے بھی شامل ہیں۔ اتوار کو یوم تبلیغ منایا گیا اور ۱۵ احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ نماز باجماعت۔ نظام جماعت کی پابندی۔ خلافت سے وابستگی، خدمت خلق کی اہمیت بتائی گئی۔ قرآن کریم اور ملفوظات کا درس دیا جاتا رہا۔ لجنہ اور خدام الاحمدیہ میں تقاریر کی گئیں۔ مجھے خطرہ تھا کہ باہر رہنے سے شاید میرے گھر میں مشکل پیدا ہو یا کاروبار متاثر ہو لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے کاروبار پر اچھا اثر پڑا۔ مجھے اصلاح نفس کا موقع ملا اور اپنے اندر ایک نیا تغیر محسوس کیا۔ غرض یہ عرصہ میری زندگی کا بہت اچھا عرصہ تھا۔"

قوم کی زندگی کا ثبوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے فرمایا ہے:۔

"وہی قوم زندہ سمجھی جا سکتی ہے۔ جس کی آنے والی پود زیادہ عزم والی ہوتی ہے۔ جس کی آنے والی پود زیادہ قربانی کرنے والی ہوتی ہے۔ جس کی پود نظم پر قائم ہوتی ہے اور روحانیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے"۔ (الفضل ۳۰.۱۰.۵۷)

حضورؓ نے جماعت احمدیہ میں زندگی کی اسی علامت کو پروان چڑھانے کی خاطر مجلس اطفال الاحمدیہ قائم فرمائی تھی۔ اور یہی مقاصد اس مجلس کے پروگرام تجویز کرتے وقت پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ مجلس اطفال الاحمدیہ کے جملہ تعمیری پروگراموں کو کامیاب بنایا جائے۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت سے پُرخلوص تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ (مہتمم اطفال مرکزیہ)

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

(آلِ عمران ۱۱۱)

موجودہ دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو احیائے دینِ متین اور شریعتِ اسلامیہ کے قیام و نفاذ کے لئے کھڑا کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت اپنا فریضہ (یعنی اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ کی پُرعزم قیادت و راہنمائی میں چار دانگ عالم میں اسلام کی صحیح تعلیم کی تشہیر و تبلیغ) نہایت کامیابی و کامرانی سے ادا کر رہی ہے لاریب صرف جماعت جماعت احمدیہ ہی اس وقت اِس قرآنی خطاب کی وارث و مستحق ہے جس میں امت مسلمہ کو سب سے بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے لئے) پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی تلقین کرتے رہا کرو …… اس آیہ کریمہ سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمانوں کے سب سے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنے ذاتی یا خاندانی یا گروہی فوائد کی بجائے ساری دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ ہی اپنے فرائض پوری تندہی اور جانفشانی سے ادا کر رہی ہے

جماعت احمدیہ کے فرد ہونے یعنی سب سے زیادہ بہتر امت کے افراد ہونے کی حیثیت سے ہم پر کل بنی نوع انسان کی ہر رنگ میں خدمت کرنے کے بیش از بیش فرائض عائد ہوتے ہیں اگر ہم ان فرائض سے بہ احسن طور پر عہدہ براء ہوں تو یقیناً ایک ایسا فلاحی معاشرہ وجود میں آئے گا جس میں بلاتمیز رنگ و نسل و مذہب و ملت ہر ایک کو بنیادی مادی ضروریات کے علاوہ ذہنی سکون، قلبی اطمینان اور روحانی طمانیت جیسی نعمتیں بھی میسر ہوں گی اہل مغرب نے مادی آسائشیں تو بہت ایجاد کر لی ہیں لیکن وہ قلبی سکون طمانیت اور روحانیت سے کلیتہً محروم و بے نصیب ہیں۔ ان امور کا حصول صرف اسلامی بنیادوں پر تشکیل پذیر معاشرہ ہی میں ممکن ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو اسلامی نظام حیات کا ٹھیٹھ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ آئیے ہم اپنے فرائض کو صحیح رنگ میں سمجھنے والے بنیں تاکہ آنے والی نسلیں ان روحانی فیوض و برکات کی وارث بنیں آئیے عہد کریں کہ ہم اپنا وجود صرف اپنی ذات تک محدود نہیں رکھیں گے بلکہ اس سے ہم اپنوں اور غیروں سب کو فائدہ پہنچائیں گے ہم اپنے ماحول میں، اپنے ہمسایہ میں غریب، بےکس، بےبس مجبور معذور اور محتاج و بے روزگار افراد کی ہر ضرورت ہر مشکل ہر تکلیف کو اپنا دُکھ درد سمجھ کر ان کی ہر ممکن حد تک مدد و تعاون کر کے سکھ آرام سکون اور خوشی و مسرت انہیں پہنچائیں گے۔ اگر ہم اپنے فرائض اسلامی تعلیم کی روشنی میں ادا کرنے والے ہوں تو یقین جانیئے کہ بےبس محتاج اور مجبور ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا کوئی معاشرہ میں بے یار و مددگار نظر نہ آئے گا۔ ایسا مثالی معاشرہ قائم کرنے کے لئے احمدی نوجوانوں پر بیش از بیش ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک خدمت خلق کے امور میں بڑھ چڑھ کر بے لوث ذوق شوق سے حصہ لے تاکہ ہمارا وجود دوسروں کے لئے باعث فلاح و برکت بنے۔ تبھی ہم بہترین امت کی کسوٹی پر پورے اتر سکتے ہیں۔

خدمت خلق خدمتِ دین کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور خدمتِ دین ہر احمدی کی زندگی کا نصب العین ہے۔

مہتمم خدمتِ خلق

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

تحریکِ وقفِ زندگی

88

"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" (کشتی نوح)

آج جماعت احمدیہ نے کفر و مادیت کے اس دور میں ضلالت و گمراہی مٹا دینے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور کفر و "تثلیث" کی طرف سے کئے جانے والے ہر چیلنج کا مقابلہ بڑے زور سے کر رہی ہے۔ پس خصوصاً نوجوانانِ احمدیت کا یہ فرض ہے کہ خدمتِ اسلام کے لئے آگے بڑھیں۔ اپنی جان کی بازی لگا دیں۔ اور اسلام کی عزت، مرتبہ اور وقار پر آنچ تک نہ آنے دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے میں نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹)

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے درد بھرے دل سے نکلی ہوئی آواز پر لبیک کہنا سب سے پہلے ہمارا فرض ہے اور ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ قرونِ اولیٰ کے بزرگ صحابہ کی قربانیوں کو اپنے سامنے رکھیں اور ان کی پیروی کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کے پیش نظر وقف سکیم جاری فرمائی تھی۔ آپ جبکہ دُنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کے لئے مجاہدین اسلام کی ضرورت ہے نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اس ضرورت کو پورا کریں۔ وہ دُنیا کے کروڑوں انسانوں تک پہنچیں اور انکو روحانی زندگی سے ہمکنار کر دیں۔

اس مقصد کے لئے خدام الاحمدیہ کے ممبران کو خصوصی تگ و دو کرنی چاہئے دین سے ہمدردی رکھنے والوں سے تعلق پیدا فرمائیں اور انہیں زندگی وقف کرنے کا مشورہ دیں اسلام و احمدیت کی ضرورت کو ان کے سامنے رکھیں خصوصاً اب جبکہ میٹرک کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ ایسے نوجوانوں سے واسطہ قائم کر کے انہیں زندگی وقف کرنے پر آمادہ فرمائیں ابھی سے انشاء اللہ اُن کے تو اب مترتب ہونا رہے گا ـــ جہاں انہیں ظاہری لحاظ سے کامیابی حاصل ہو گی وہاں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے حقیقی کامیابی حاصل کرنے والے بھی قرار پائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس میں تمام خدام بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ خواہ وہ مجلس کے عہدیدار ہیں یا نہیں اس نیک کام میں مجلس مرکزیہ کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اپنی کوششوں کے نتائج سے مرکز کو بھی مطلع فرمائیں۔ یعنی اگر کسی خادم کی کوشش سے کوئی اور خادم زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ تو اس کی رپورٹ مع کوائف صدر مجلس کو براہ راست کریں۔ انجمن احمدیہ تحریک جدید ربوہ سے حسب ضرورت فارم معاہدہ وقف زندگی منگوایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا فارم جلد مہیا نہ ہو سکے تو مزید انتظار کے بغیر وقف زندگی کا ارادہ رکھنے والے دوست براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارکہ میں تحریر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ کو بہتر طور پر کام کرنے کا موقع دے۔ آمین

نائب مہتمم تحریک جدید

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ـــ ربوہ

تاریخِ اسلام

تحویلِ قبلہ کا تاریخی واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکی زندگی میں اور ہجرت کے بعد سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف مونہہ کرکے یعنی اسے قبلہ سمجھتے ہوئے مدینہ منورہ میں بھی عبادات بجا لاتے رہے۔ تمام مسلمانوں کا بھی آپ کی اتباع میں یہی طریق تھا۔ احادیث اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ قرآن پاک بھی تسلیم کرتا ہے اور یہ امر یہود کے لئے باعث اطمینان تھا کہ مسلمان ان کے قبلہ کی تعظیم کرتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں جس سے وہ مسلمانوں کو توحید پرست تصور کرتے تھے۔

اب وہ گھڑی آن پہنچی تھی کہ دینِ کامل کے لئے اس قبلہ کی نشاندہی کی جاوے جو ابتدائے آفرینش سے قبلۂ عالم ہونے کے لئے مقدر کیا گیا تھا جس کو اللہ تعالےٰ نے اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ فرمایا تھا جس کی تکریم قدیم سے ہوتی چلی آئی تھی اور اسے بیت عتیق یعنی بہت ہی پرانا گھر کہا جاتا تھا۔ اس بیت الحرام کی بنیاد کی تاریخ اور سال کا تعین تو مشکل ہے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی سابقہ بنیادوں پر دیواریں اٹھائی تھیں حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر اور دیگر انبیاء کی پیدائش بھی اسی گھر کے گرد نواح میں بتائی جاتی ہے نیز حضرت محی الدین ابن عربی کا ایک رؤیا ہے کہ انہوں نے ایک گروہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا تو دریافت پر معلوم ہوا کہ چالیس ہزار آدم ہمارے حوا آدم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور زمانہ حال کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ زمین کروڑوں سال سے بنی ہے اور انسانی آبادی کو بھی کروڑوں سال اس زمین پر بیتے گزر رہے ہیں۔ تو یہ پہلا خدا کا گھر انسانی آبادی کا پیش خیمہ تھا جیسے جہاں شاہی کیمپ تجویز ہوتا ہے وہاں سب سے پہلے بادشاہ کا خیمہ نصب کیا جاتا ہے اس کے بعد بطور حفظ مراتب دیگر خیام اور قیام گاہیں تیار ہوتی ہیں۔

ایک دن یوں ہوا کہ وحی الٰہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مونہہ نماز میں ہی بیت المقدس سے پھیر کر خانہ کعبہ کی طرف کر لیا۔ اور نماز مکمل کی۔ جملہ مومنین نے بھی ایسا ہی کیا۔ جس کی یادگار مسجد نبوی میں ایک چبوترہ اب تک موجود ہے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی ایک مسجد ذو قبلتین بتائی جاتی ہے۔ جہاں مسلمان عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا رُخ بیت المقدس کی طرف تھا کہ ایک صحابی نے اعلان کیا کہ قبلہ بدل چکا ہے اور خانہ کعبہ کو اللہ تعالےٰ نے قبلہ قرار دیا ہے تو امام سمیت مقتدیوں نے بھی دورانِ نماز ہی تعمیل کی۔

ایک دائمی نبی (خاتم النبیینؐ) اور صاحب دائمی کتاب کو ایک دائمی قبلہ لازم تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنی رضا کا اظہار اپنے پاک نبی کی معرفت فرما کر پرزور تائید سے اس قبلہ کی تعظیم قائم کردی جو مسلمانوں کے لئے بہت خوشی اور اطمینان کا موجب ہوا۔ مدینہ منورہ میں یہود کی آبادی کافی مؤثر تھی۔ جو تعداد کے لحاظ سے اور مالی حیثیت کی رو سے سیاسی طور پر وزن رکھتی تھی۔ انہوں نے مذاق اڑایا کہ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا کہ ان کو کس چیز نے قبلہ سے روگردان کردیا۔ یعنی بیت المقدس تو توحید پرستوں کا قبلہ تھا اس سے مونہہ پھیرا تو گویا مسلمانوں کی بیوقوفی تھی۔ اور وہ ہنستے تھے کہ ان کی عقل ماری گئی ہے کہ خانہ کعبہ جو بتوں سے اٹا پڑا ہے خدا پرستوں کا کیسے قبلہ بن سکتا ہے اور وہ خوب ہی چرچا کرتے تھے کہ اور ساتھ ہی اپنی فضیلت کا اظہار کرتے تھے کہ ان کا قبلہ اصنام کے انبار سے پاک ہے اور صحیح معنوں میں لا الٰہ اور لاشریک کا نمونہ ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی شان بھی عجیب ہے جو عالم الغیب ہے اس نے فرمایا سَیَقُوْلُ السُّفَھَاءُ ایسا کہنے والے تو خود بیوقوف ہیں کیونکہ! اس لئے کہ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا " یعنی اس قبلہ کا تو مجھے والی بنا دیا جائے گا۔ اور تائید اس آیت سے کی کہ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ کہ اللہ تعالےٰ ہی کے لئے مشرق اور مغرب ہے یعنی اللہ تعالےٰ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت مشرقی دیار اور مغربی دیار میں پھیلا دے گا۔ پھر وہ قبلہ یقیناً توحید پرستوں کا قبلہ بن جائے گا۔ چنانچہ دس سال کے اندر تحویلِ قبلہ کی پیشگوئی اپنی اصل شان میں پوری ہوئی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدسیوں کے ہمراہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کو بتوں سے ہمیشہ کے لئے پاک کردیا اور فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ بت پرستی جاتی رہی اور توحید کا غلبہ ہوا۔ اور پھر فرمایا کہ یہ باطل یعنی بت پھر کبھی لوٹ کر اس گھر میں نہیں آئیں گے۔

جب واقعہ رونما ہوا۔ تو یہود کی بیوقوفی پر مہر لگ گئی اور خدا کی بات پوری ہوئی پس وہ عقیدہ جو بنیادی اور مستقل صورت اختیار کرلے اس میں تبدیلی اس قدر تعجب کا موجب ہوتی ہے کہ لوگ اسے بیوقوفی تصور کرنے لگتے ہیں۔ خواہ وہ بعد میں خود ہی بیوقوف ثابت ہوں۔

(ملک محمد مستقیم ایڈوکیٹ ساہیوال)

ناصرِ دینِ متین

اے کہ تیری ذات ہے زیبِ جہانِ رنگ و بو
فضلِ خدائے کریم سے ناصرِ دینِ متین ہے تُو

حامیٔ شرعِ محمدی جذبۂ جہدِ عمل ترا
ماحیٔ کفر تیری ذات عاملِ آیت جاھدو

نصرتِ دین و اشاعتِ کلامِ پاک کے لئے
سعیِ بلیغ کو بکو جہدِ بلاغ سو بہ سو

طبعِ حکیم ہے تری مظہرِ حکمت و موعظت
نرم بوقتِ گفتگو گرم بوقتِ جستجو

میکدۂ الست سے لے کے شرابِ معرفت
گردشِ جام ہے مدام پُر ہے مدام سے سبُو

عاقبۃ المکذّبین ہو عیاں اغیار پر
سیر کریں جہان میں پڑھ کے جو آیت فانظروا

دجلِ ملوکِ مغربی سے ہوئے فساد ہر طرف
فیضِ دعائے بیش بہا میں امنِ جہاں کی مشکبو

فانی تمام عزتیں عزتِ دین کے سوا
عظمتِ خدمتِ دین میں دونوں جہاں کی آبرو

علم کلامِ احمدی کی دھوم جہاں میں ہر طرف
رفعتِ ذکرِ محمدی دورِ زماں میں چارسو

فیضِ مسیحِ محمدی میں نور و سرورِ سرمدی
سالکِ مسلکِ احمدی ہے دونوں جہاں میں سرخرو

تیرا جبیب کامراں معرکۂ جہاد میں!
ورطۂ اضطراب میں سرنگوں ترا عدو

جاذبِ فضلِ ایزدی جذبۂ حسنِ عمل ترا
تیری دعائے خاص میں نخلِ مراد کی نمو

تیری دعائے نیم شب اس کے ہو گر نصیب میں
خاکیٔ بے نوا کی ہو پوری ہر ایک آرزو

عبدالرحمٰن خاکی راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی قبولیتِ دُعا کے دو نشانات

89

بشیر احمد رفیق امام مسجد لنڈن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ انگلستان کے موقع پر یوں تو بے شمار قبولیت دعا کے نظارے احباب جماعت نے دیکھے اور خدا تعالیٰ کی حضور سے پیار اور محبت کے واقعات دیکھ دیکھ کر احباب جماعت کے دل حمدِ الٰہی سے پُر کر دئے تھے۔ خاکسار صرف دو غیر معمولی واقعات کا اظہار کرنا چاہتا ہے

اپنے دورۂ انگلستان کے دوران حضور اقدس گلاسگو بھی تشریف لے گئے اور وہاں کی جماعت کے دوستوں کو مختلف مواقع پر بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔ ایک موقع پہ گلاسگو جماعت کے مخلص دوست مکرم ایوب احمد خان صاحب سے حضور نے ان کے بچوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے کسی قدر مایوسی کے ساتھ بتایا کہ ان کی تین لڑکیاں ہیں لڑکا کوئی نہیں اور نہ ہی بظاہر کوئی امید ہے۔ حضور اقدس نے اس پر فرمایا کہ مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس واقعہ کی روداد الفضل مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۷ء میں مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی ہے

"اس موقع پر مکرم محمد ایوب صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ گلاسگو سے دریافت فرمایا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں۔ انہوں نے کسی قدر پژمردہ لہجے میں عرض کی کہ حضور تین لڑکیاں ہیں۔ لڑکا تو کوئی نہیں اور نہ ہی بظاہر لڑکا ہونے کی امید ہے۔ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ لڑکا دے"۔

• حضور نے فرمایا کہ مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر پورا توکل اور یقین رکھنا چاہیئے۔ وہ چاہے تو آخری سانس کے وقت بھی زندگی عطا کر سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو نہایت لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ذرات اور خلیات کو حکم صادر فرماتا ہے کہ مرض کا مقابلہ کرو اور مرض مغلوب ہو جاتا ہے۔ مریض کو نئی زندگی مل جاتی ہے۔ شیخ رشید صاحب ٹی آئی کالج میں کام کرتے تھے شادی کے اٹھارہ سال بعد پیری کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو لڑکا دیا . . . . حضور نے نہایت محبت بھرے لہجے میں مکرم ایوب صاحب سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پہ توکل کریں تو اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا"۔

کچھ عرصہ بعد جب مکرم ایوب خان صاحب کے ہاں امید واری ہوئی تو انہوں نے حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا۔ جس کے جواب میں حضور نے ان کو ۶۸/۱/۸ (یعنی بچہ کی پیدائش سے تین ماہ قبل) کو مندرجہ ذیل خط لکھا:۔

"آپ کا خط مورخہ ۶۷/۱۲/۹ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کے فضلوں سے نوازے آپ کی اہلیہ کے زچگی کے ایام آسانی سے گزار دے۔ نیک اور خادم دین اولاد نرینہ (ابراہیم احمد) عطا فرمادے۔ والسلام

دستخط حضور اقدس"

گویا پیدائش سے تین ماہ قبل حضور نے بچے کا نام بھی تجویز فرمادیا یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کو سُنا ہے اور اس کو قبول فرما لیا ہے تبھی تو بچے کا نام بھی قبل از وقت تجویز کر دیا گیا ہے۔

مارچ کے دوسرے ہفتہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم ایوب احمد خاں صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ کتنا واضح اور عظیم نشان قبولیت دعا کا ہے۔

دوسرا واقعہ خود خاکسار سے متعلق ہے۔ حضور کے دورۂ لنڈن کے دوران خاکسار کی بچی جمیلہ کو دمہ کا شدید حملہ ہوا بیماری کی صورت اتنی خراب ہوئی کہ بچی کو ایمبولنس میں ہسپتال لے جایا گیا۔ اور وہاں آکسیجن ٹنٹ میں رکھا گیا۔ میں بوجہ حضور اقدس کی خدمت میں حاضر رہنے کے دو دن تک بچی کو دیکھنے ہسپتال نہ جا سکا۔ تیسرے دن موقعہ ملتے ہی جب ہسپتال گیا تو دیکھا کہ بچی آکسیجن ٹنٹ میں ہے اور بات چیت تک نہیں کر سکتی تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا جان ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر نے دریافت کرنے پر بتایا کہ یہ حالت خطرناک ہے۔ خاکسار واپس مشن پہنچا تو قدرتاً طبیعت بے حد مضمحل تھی۔ ایک رقعہ حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے بھجوایا۔ نماز عصر کے بعد حضور نے دریافت فرمایا۔ خاکسار کے عرض کرنے پر کہ حالت خراب ہے۔ حضور نے بڑے وثوق سے فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ بچی انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیگی۔

اگلے دن حضرت بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بلا کر فرمایا۔ کہ تم نے حضور کو رات بھر سونے نہیں دیا۔ خاکسار نے گھبراہٹ میں وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ حضور کی جب بھی رات کو آنکھ کھلتی تھی تمہاری بچی کے لئے دعا فرماتے تھے۔ اس دن کے بعد سے غیر معمولی طور پر بچی کو صحت ہونی شروع ہوئی اور چند دن کے بعد ہسپتال سے گھر آگئی۔ ہسپتال والوں نے تین ماہ کے وقفہ سے بچی کو ہسپتال معائنہ کے لئے لائے جانے کا کہا۔ پچھلے ماہ جب خاکسار اس کو ہسپتال لے گیا تو ڈاکٹر نے کہا کہ اب آئندہ لانے کی ضرورت نہیں۔ بچی دمہ سے شفایاب ہو چکی ہے اس دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بچی کو غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ نے مرض کے حملہ سے بچایا ہے۔ پچھلے دنوں ہم سب کو فلو کا حملہ ہوا۔ لیکن یہ بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے بچ رہی حالانکہ دمہ کے مرض میں معمولی زکام بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

قبولیت دعا کے ایسے زندہ نشانات ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ پر زندہ ایمان پیدا کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب اس روحانی نعمت سے محروم ہیں ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایسے خلفاء کا وجود قائم کیا ہے۔ جن کے دلوں میں ہمارے لئے درد ہے اور جن کی شبانہ دعائیں ہماری مشکلات کو آسان کرتی ہیں۔

درخواست دُعا

مکرم محمد اکرم صاحب شاہد چک ۳۰ ضلع گجرات سے تحریر فرماتے ہیں کہ ڈیڑھ سال سے ان کے ان کے کان بند ہو گئے ہیں اور بالکل سنائی نہیں دیتا ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لا علاج ہے

سب احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا ئے قادر دشافی انہیں مکمل شفا عطا فرمائے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نور فطرت

نسیم سیفی کی دینی اور قومی نظموں کا مجموعہ
قیمت صرف: ایک روپیہ مع محصولڈاک
سیفی برادرز ۳ میکلوڈ روڈ لاہور
یا
ملک جی برادرز گولبازار ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اکسیر پائیوریا — مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا)، دانتوں کا ہلنا ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ مکمل کورس ۵-۲۵ روپے۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۴

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

وقف عارضی کے واقفین جو مقررہ جماعت میں اپنا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور ان کی رپورٹ دفتر میں پہنچ جاتی ہے ان کے اسماء تحریک دعا کے طور پر شائع کئے جاتے ہیں نیز دوسرے احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک وقف کیا جا سکتا ہے۔ واقف اپنے خرچ اور کرایہ پر مقررہ جماعت میں جاتا ہے اور تعلیم قرآن مجید اور تربیت کا فرض ادا کرتا ہے اللہ تعالےٰ سے غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس سال ۱۹۶۸ء کے لئے سات ہزار واقفین کا مطالبہ فرمایا ہے۔ آپ بھی امام وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ پاکستان)

۲۳۶۱ مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب کچا گوجرہ لائلپور
۲۳۶۲ مکرم چوہدری برکت علی صاحب چک نمبر ۹۴ ج ب ضلع لائلپور
۲۳۶۳ مکرم چوہدری طالع مند صاحب چک نمبر ۲۷۵ ر ب کرتار پور ضلع لائلپور
۲۳۶۴ مکرم محمد منیر صاحب دھیر دکے چک ۲۳۳ ج ب ضلع لائلپور
۲۳۶۵ مکرم ملک محمد صادق صاحب چک نمبر ۳۲ گ ب ضلع لائلپور
۲۳۶۶ مکرم چوہدری نور الٰہی صاحب چک نمبر ۲۶ ج ب کلاں ضلع لائلپور
۲۳۶۷ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کرتار پور ضلع لائلپور
۲۳۶۸ مکرم محمد صادق صاحب چک نمبر ۱۹ دکھ جنڈ اللہ ضلع لائلپور
۲۳۶۹ مکرم دفعدار غلام حسین صاحب چک نمبر ۴۸ ج ب ہسیانہ ضلع لائلپور
۲۳۷۰ مکرم چوہدری محمد دین صاحب چک نمبر ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور
۲۳۷۱ مکرم مہر ارشاد خاں صاحب دھیر دکے چک ۶۱ ر ب ضلع لائلپور
۲۳۷۲ مکرم چوہدری سارنگ خاں صاحب منڈی مرھد بلوچاں ضلع شیخوپورہ
۲۳۷۳ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سکھا نوالی ضلع شیخوپورہ
۲۳۷۴ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب شیخوپورہ
۲۳۷۵ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب چک نمبر ۵۵/۳ لکھوڈ ضلع لائلپور
۲۳۷۶ مکرم چوہدری سردار خاں صاحب موضع مراڑہ ضلع سیالکوٹ
۲۳۷۷ مکرم منشی لال دین صاحب درتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ
۲۳۷۸ مکرم کیپٹن خادم حسین صاحب شاہ عالم مارکیٹ لاہور
۲۳۷۹ مکرم انور رسول شیخ صاحب لاہور
۲۳۸۰ مکرم میاں عبدالستار صاحب خادم ایبٹ آباد
۲۳۸۱ مکرم میاں محمد حنیف صاحب ایبٹ آباد
۲۳۸۲ مکرم میاں شیر محمد صاحب پکا نسوانہ ضلع جھنگ
۲۳۸۳ مکرم میاں سلطان بخش صاحب کلر کہار ضلع جہلم
۲۳۸۴ مکرم خالد ورک صاحب مری روڈ راولپنڈی
۲۳۸۵ مکرم منشی فضل دین صاحب کنری ضلع تھرپارکر
۲۳۸۶ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب لودھی ننگل ضلع لائلپور
۲۳۸۷ مکرم منظور احمد صاحب کھرکھر کھاریاں ضلع گجرات
۲۳۸۸ مکرم غلام رسول صاحب چک سکندر ضلع گجرات
۲۳۸۹ مکرم میاں محمد عالم صاحب فتح پور ضلع گجرات
۲۳۹۰ مکرم خورشید احمد صاحب شیخ منظور روڈ لاہور

سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خریداران کیلئے

ضروری اعلان

خریداران سیٹ کتب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیٹ کتب کی بائیسویں جلد شائع ہو چکی ہے اس سیٹ کے خریداران سے درخواست ہے کہ اپنی جلد دفتر ہذا سے حاصل کریں۔ اگر آپ یہ جلد بذریعہ ڈاک منگوانا چاہتے ہیں تو ہمیں اطلاع کر دیں اس صورت میں محصولڈاک آپ کے ذمہ ہوگا۔

مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

مثلاً خاص کوالٹی (۱) ساکٹ و سوچ کمبائینڈ ۵-۱ ایمپیرز تھری پن پورسلین (۲) پلگ ٹاپ ۱۵ ایمپیرز تھری پن (۳) ساکٹ ۱۵ ایمپیرز تھری پن پورسلین (۴) ساکٹ ۵-۰ ایمپیرز دو پن پورسلین وغیرہ

شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹریز سٹیٹ سیالکوٹ نمبر ۱

پتہ درکار ہے

نظارت ہذا کو شمس الاسلام بیگ صاحب اور ظفر الاسلام بیگ صاحب پسران ڈاکٹر سراج الدین شاہ صاحب کے پتہ کی ضرورت ہے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو از راہ نوازش ان کے پتے سے اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے

وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کی مرغیوں کے بٹھانے والے انڈے نہایت ارزاں قیمت پر حاصل کریں ان مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے۔

سعید اللہ خاں

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۱-۱۵	۱۱-۱۰	۱۲-۳۰	۱۲-۱۵ بند بروز جمعہ	۲-۰۰	۳-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۵	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بند بروز جمعہ	۲-۰۰	۲-۱۰	۳-۲۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
لاہور تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	بند بروز جمعہ														
گوجرانوالہ تا لاہور	۴-۱۵	۹-۲۰	۲-۲۵ بند بروز جمعہ														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

محمد علی
جنرل منیجر

ہر قسم کی عمدہ عمارتی لکڑی ارزاں نرخوں پر خرید فرمائیں

ملک ناصر احمد اینڈ کمپنی

ٹمبر مرچنٹس ۲۱۲ نیو ٹمبر مارکیٹ نزد پٹرول پمپ راوی روڈ لاہور

حب اٹھرا — مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا — حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے ۲۰/-

ہمدرد نسواں (اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال متلی، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے اکسیر ہے، کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا، اور جسم میں طاقت و توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ فی سیر پنسڈ ۱۵ روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

اطبار ڈاکٹر و دیسا، امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گد دیدہ اور گاہکوں کو بسم اشتہار بنا رہا ہے جو کہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے

نورانی کاجل ۹۰

سرمہ نور والوں کا

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸ روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج [illegible]

مکمل کورس تیس ۳۰ روپے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

ماہنامہ الفرقان ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ہیں

سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(مینیجر الفرقان ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

اس لئے کہ

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

مزید تفصیلات کیلئے افسرامانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون ۳۸۰۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۲۳

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ

ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان

جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ فرشی دریاں، کھیس، نئے جارجٹ تکیہ نما کور اور جون مل سکتے ہیں۔

وسیم اپھولسٹری ہاؤس چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

۷۰ فیصدی کمیشن

آفتابی سلاجیت

جوڑوں کے درد، عرق النساء کے لئے، ضعف اعصاب و کمزوری کیلئے لاثانی صفت اکسیر ہے۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ ملنے کا پتہ

جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ ضلع ہزارہ

تصحیح

مورخہ ۲۰ اپریل کے الفضل کے پرچہ میں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کا اشتہار "شربت خانہ ساز" شائع ہوا ہے جس میں شربت خانہ ساز کی قیمت سوا روپے کے بجائے سہواً ۲ روپے شائع ہو گئی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

ٹنڈر نوٹس میں تصحیح

اعلان کیا جاتا ہے کہ نئے ٹوبلے کیرج فیکٹری کالونی کے لئے ولیرٹن میں نئے ہسپتال سے کیرج فیکٹری کے سائٹ تک سڑک کی تعمیر کے کام کے سلسلہ میں جو ٹنڈر ریلوے کے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کے چیپٹر ۱۴، ۱۶، اور ۱۷ کے مطابق طلب کیا گیا ہے وہ اب آئیٹم ریٹس پر کیا جائے گا۔ تاہم دلمن مدین ملز راولپنڈی کے نیچے واقعہ مسیری آرچ برج کا کام کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۶۶ء کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

ایگزیکٹو انجینئر۔ آر / ڈویلپمنٹ
پی ڈبلیو۔ ریلوے لاہور

۱۹۲/ ح (ل) ۱۱۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے۔ نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۹ اپریل تا ۲۵ اپریل ۱۹۶۸ء

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ البتہ ۲۳ اپریل کی شام کو ٹائیفائیڈ کا ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے طبیعت پر اس کا اثر رہا۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۹ اپریل کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے ۱۲ اپریل کے خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی زبانوں کو بے لگام نہیں چھوڑا بلکہ ان پر بہت سی اخلاقی اور روحانی پابندیاں خود ان کی بہتری کے لئے عائد کی ہیں حضور نے ان پابندیوں کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ دوسروں تک پیغام حق پہنچاتے وقت ہمیں کن کن امور کو پیش نظر رکھنا چاہیئے اور کس طرح نہایت حکمت، نرمی ہمدردی اور شفقت کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور میلان کو مدنظر رکھ کر بات کرنی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اہم ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

۳۔ ربوہ ۲۵ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اب بخار نہیں ہے۔ گلے کی تکلیف میں بھی افاقہ ہے البتہ کھانسی ابھی چل رہی ہے اور کمزوری بھی ہے۔
احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۴۔ مکرم شیخ عبدالسمیع صاحب ابن مکرم شیخ محمد حسن صاحب لائل پور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترمہ برکت بی بی صاحبہ آف ماچھکے ونجھ وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بعمر ۲۳ اپریل ۱۹۶۸ء محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فقیر احمد صاحب مرحوم ساکن ماچھکے ضلع گوجرانوالہ چند دن عارضہ قلب بیمار رہ کر بعمر قریباً ۶۰ سال وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ عرصہ چار سال سے عارضہ قلب بیمار رہی تھیں۔ بعد نماز عشاء مقامی جماعت نے جنازہ پڑھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ اسی رات جنازہ ماچھکے ونجھ سے ربوہ لایا گیا۔ چنانچہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۸ء کو بعد نماز عصر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد قبر پر مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔
مرحومہ نے اپنی یادگار میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں لڑکے خدمت سلسلہ سے مشرف ہیں۔ بڑے لڑکے چوہدری محمد شریف صاحب انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات ہیں اور چھوٹے فرزند چوہدری محمد لطیف صاحب دفتر بہشتی مقبرہ میں کلرک کا کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرحومہ کے گیارہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ بڑا نواسہ چوہدری محمد افضل ظاہر واقف زندگی ہے اور محمد اسلم راشد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالنصر غربی ہے دونوں سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔
احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شریف الدین پیرزادہ کا استعفیٰ منظور

راولپنڈی ۲۵ اپریل۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر مملکت محمد ایوب خان نے مسٹر شریف الدین پیرزادہ کی جگہ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر میاں ارشد حسین کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کر دیا ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر مملکت نے مسٹر شریف الدین پیرزادہ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ وہ یکم مئی کو عہدہ پر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیئے جائیں گے۔ اس تاریخ سے میاں ارشد حسین وزیر خارجہ کی حیثیت سے کام کرنے لگیں گے۔ صدر ایوب نے سید شریف الدین پیرزادہ کی انتھک محنت کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔

پیرزادہ اٹارنی جنرل ہوں گے

اسلام آباد ۲۵ اپریل۔ سابق وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ دوبارہ پاکستان کے اٹارنی جنرل کا عہدہ سنبھالنے پر رضامند ہو گئے ہیں وزیر خارجہ بننے سے پہلے بھی وہ اٹارنی جنرل تھے صدر ایوب نے وزیر خارجہ کے عہدہ سے ان کا استعفیٰ منظور کرنے کے بعد انہیں جو خط لکھا ہے اس میں اس بات پر اظہار مسرت کیا گیا ہے کہ مسٹر پیرزادہ اٹارنی جنرل کی حیثیت سے انتظامیہ سے وابستہ رہیں گے۔

شاہ حسین کا انٹرویو

عمان ۲۵ اپریل۔ شاہ حسین نے کہا ہے کہ اردن نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اسرائیل جیسے طاقتور دشمن سے نہ صرف مقابلہ کر سکتا ہے بلکہ اسے پسپا بھی کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس نہ حوصلہ کی کمی ہے اور نہ ہماری ہمت پست ہے۔ یہی اگر ہے تو وسائل کی ہے پچھلی جنگ نے ہمیں سخت نقصان پہنچایا اور اچانک حملہ نے کمر توڑ کر رکھ دی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد تک ہم اجتماعی انتظام کے منتظر رہے لیکن بدقسمتی سے ایسے حالات آڑے آتے رہے کہ اسرائیل پر کاری ضرب نہیں لگائی جا سکی۔ بہر حال اب حالات بہتر ہیں اور عرب اس پوزیشن میں ہیں کہ اسرائیل سے اپنا بدلہ چکا سکیں انہوں نے ان خیالات کا اظہار سعودی عرب کے ایک اخبار الندوہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔

امریکہ اور شمالی ویٹ نام میں بات چیت

نیویارک ۲۵ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے گزشتہ رات امید ظاہر کی کہ امریکہ اور شمالی ویٹ نام میں اس ہفتہ ابتدائی بات چیت شروع ہو جائے گی۔ اوتھان نے یہ بات تہران میں انسانی حقوق کی کانفرنس سے واپسی پر کہی۔ ان سے پوچھا گیا تھا کہ کیا ان کے خیال میں بات چیت کے شروع ہونے کا کوئی امکان ہے؟ اس پر اوتھان نے کہا بظاہر حالات امید افزا نہیں تاہم مجھے امید ہے کہ امریکہ اور شمالی ویٹ نام کے درمیان ابتدائی بات چیت اسی ہفتہ شروع ہو جائے گی۔

مسز گاندھی کے خلاف عرب ممالک میں شدید ردعمل

طرابلس ۲۵ اپریل۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی اسرائیل کی مسلسل حمایت سے عرب ممالک میں شدید ردعمل شروع ہو گیا ہے مسز اندرا گاندھی نے حال ہی میں ایک امریکی رسالہ "لک" کو جو انٹرویو دیا تھا اس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم یہودیوں کے دشمن نہیں بلکہ دوست ہیں اور ہم نے سب سے پہلے یہودیوں کے موقف کی حمایت کی تھی۔ مسز گاندھی کا انٹرویو تمام عرب ممالک نے شہ سرخیوں سے شائع کیا۔ ایک اخبار نے سرخی لگائی "اندرا یہودیوں کی دوست ہیں" ایک اور اخبار نے یہ خبر اس سرخی کے ساتھ شائع کی کہ "ہم یہودیوں کے دشمن نہیں"۔ ان خبروں کی اشاعت کے بعد اخبارات نے اداریے لکھے جس میں ان خبروں پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔

ضروری اعلان!

مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس ۲۶ مئی سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے شرکت کرنے والے سب بھائیوں کو نماز جمعہ سے قبل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ کر اپنے نام درج کروا لینے چاہئیں۔ اسی روز پانچ بجے بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے افتتاح کے لئے ایوان محمود میں تشریف لائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ احباب کو افتتاحی پروگرام میں شرکت کی دعوت ہے۔ (ناظم تربیتی کلاس)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴